اُردو زبان کے قواعد

Pratham

تعارف:

ہم اپنی زندگی میں دوسروں سے گفتگو کر کے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ بات چیت کرتے وقت دوسروں کے ذریعے بولے گئے خیالات سمجھنے کے ساتھ ہی ہم ضرورت کے مطابق خود بھی بولتے ہیں۔ یہ عمل رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقوں سے ہوتا رہتا ہے۔ بولتے وقت ہم اپنے تلفظ کا خیال رکھتے ہیں۔ صحیح تلفظ کے ساتھ بولنے سے ہی اس بات کا اندازہ ہوتا ہے کہ ہم نے زبان کی صلاحیت پر کس حد تک عبور حاصل کر لیا ہے۔

جب کبھی ہم الفاظ کو سنتے یا پڑھتے ہیں تو ان کا مطلب بھی جاننا چاہتے ہیں۔ درسی کتاب کو پڑھاتے وقت صحیح تلفظ کے ساتھ بولنے اور الفاظ کے صحیح معنیٰ اور مطلب سمجھنے کی صلاحیت کو کس طرح پڑھایا جائے۔

بچّوں کی تعلیم میں مادری زبان کی بڑی اہمیت ہے۔ اسکولوں میں پڑھائے جانے والے تمام مضامین بچّے زبان کے ذریعے ہی سیکھتے ہیں۔

زبان کی چار بنیادی مہارتیں تسلیم کی گئی ہیں۔ سننا، بولنا، پڑھنا اور لکھنا، ان چاروں مہارتوں میں اعلیٰ صلاحیت حاصل کرنا ہی زبان کی تدریس کا بنیادی مقصد ہے لیکن یہ چاروں مہارتیں اس وقت تک نامکمل ہیں جب تک کہ تدریسی نقطہ نظر سے ان چاروں مہارتوں کی صحیح تعریف نہ کی جائے۔

مثال کے طور پر جب ہم ''سننا'' مہارت کی بات کرتے ہیں تو اس کا مطلب صرف سننا نہیں ہے۔ بلکہ سنی ہوئی بات کو صحیح طریقے سے سمجھنا بھی ہے۔ یہی بات ''پڑھنا'' مہارت کے لیے بھی ہے۔ اگر کوئی تحریر کہانی کے الفاظ کو جوڑ کر پڑھ لی گئی ہو اور پڑھنے والا اس کا مطلب نہیں سمجھ پائے یا وہ معنی اخذ کرنے کی کوشش بھی نہ کرے تو اسے صرف ''مشینی پڑھنا'' کہا جاسکتا ہے، پڑھنے کی صلاحیت نہیں کہا جاسکتا۔ جب پڑھنا نتیجہ خیز اور لطف اندوز ہونے لگے تو طلبا، بذات خود ذاتی مطالعہ کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ اس طرح ''بولنا'' اور ''لکھنا'' اظہار خیال کے دو ذریعے ہیں جب طلبا ان دونوں میں ماہر ہو جائیں تب ہی یہ تسلیم کیا جائے گا کہ وہ اپنے خیالات کے اظہار کے لیے مندرجہ ذیل صلاحیتیں حاصل کر چکے ہیں۔

(1) زبان کا صحیح استعمال کرنے لگے ہیں۔

(2) زبان کا استعمال صحیح تلفظ کے ساتھ کرنے لگے ہیں۔

(3) قواعد کے نقطۂ نظر سے صحیح زبان بولنے اور لکھنے لگے ہیں۔

(4) ''پڑھنے'' اور ''سننے'' کی مشق سے ان کے ذخیرہ الفاظ میں بتدریج اضافہ ہو رہا ہے۔

زبان کی تدریس کا مقصد درسی کتب کے ذریعے سے ایسی صلاحیتوں کو فروغ دینا ہے۔ جن سے زبان کی مہارت فروغ پا سکے۔ لہٰذا درسی کتب کے ساتھ معاون تعلیمی اشیاء بھی مہارتوں کے فروغ کا اصل ذریعہ ہیں۔

(1) سننا (2) بولنا (3) پڑھنا (4) لکھنا (5) سمجھنا (مطلب اخذ کرنا) (6) عملی قواعد (7) خود آموزی (8) روزمرّہ کی زندگی میں زبان کا استعمال (9) اور ذخیرہ الفاظ پر عبور۔

اُردو محاوروں اور کہاوتوں میں فرق اور اُس کا جملوں میں استعمال

محاورے کا مطلب اور تعریف:

محاورہ عربی زبان کا لفظ ہے اس کا لفظی ترجمہ ہے منہ پر چڑھی باتیں۔

محاورہ الفاظ کے اس مجموعے کو کہتے ہیں جس سے اصل معنی کی جگہ کوئی اور معنی نکالے جائیں۔ مثلاً: ''اوس پڑنا'' کے لغوی معنی ہے 'شبنم گرنا' لیکن محاورے میں اس کے معنی ''مایوس ہونا'' ہے۔ ''آگ پر تیل ڈالنا'' کا مطلب ہے 'غصّے کو اور بڑھانا'۔ ''آٹھ آٹھ آنسو رونا'' کے معنی 'زاروقطار رونا ہے'۔

عام طور پر محاورے میں مصدر کی شکل میں آخر میں ''نا'' آتا ہے جیسے: آنکھیں لال پیلی کرنا، آستین کا سانپ ہونا، چار چاند لگنا، عید کا چاند ہونا، لیکن محاورے کو جملے میں استعمال کرتے وقت قواعد کے لحاظ سے فعل آجاتا ہے۔ جیسے: باغ باغ ہونا کے معنی ہے۔ خوش ہونا۔

مثال: امتحان کا نتیجہ دیکھ کر احمد کا دل باغ باغ ہوگیا۔

محاوروں کی اہمیت: محاورے ہر زبان کی جان مانے جاتے ہیں۔ محاوروں میں ایک انوکھی طاقت پوشیدہ ہوتی ہے۔ وہ ایک طرف جہاں امرت سے بھی میٹھے اور پیار سے بھی نرم ونازک ہوتے ہیں وہیں دوسری طرف زہر سے بھی کڑوے اور ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتے ہیں۔

اب ہم کچھ محاورے مثال کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ پہلے ان محاوروں کا مطلب سمجھتے ہیں اور پھر ان کا جملوں میں استعمال کرتے ہیں۔

1- انگوٹھا دکھانا۔ منع کرنا۔ طارق سے کتاب مانگنے پر اس نے مجھ کو انگوٹھا دکھادیا۔

2- پاپڑ بیلنا۔ مشکل حالات سے گزرنا۔ آج کل نوجوان لڑکوں کو نوکری کی تلاش میں بہت پاپڑ بیلنا پڑتے ہیں۔

3- عید کا چاند ہونا۔ بہت دن بعد ملنا۔ اوہو! آپ تو عید کا چاند ہوگئے۔

زیادہ معلومات کے لیے مندرجہ ذیل محاورے اور ان کا مطلب دیا جارہا ہے آپ ان محاوروں کے استعمال سے نئے جملے بنانے کی مشق کریں۔ ساتھ ہی اردو کی کتابوں میں محاوروں اور کہاوتوں کی فہرست دی گئی ہے ان سے بچّوں سے جملے بنوائیں۔

نمبر	محاورے	مطلب
1	آنکھیں دکھانا	ڈرانا

بہت پیار	آنکھوں کا تارا	2
سمجھ میں آنا	آنکھیں کھلنا	3
بہانے کرنا	باتیں بنانا	4
بہت خوش ہونا	باغ باغ ہو جانا	5
کسی اچھے موقع سے فائدہ اُٹھانا	بہتی گنگا میں ہاتھ دھونا	6
سو فیصدی صحیح ہونا	پتھر کی لکیر ہونا	7
ضائع ہونا	پانی پھر جانا	8
شرمندہ ہونا	پانی پانی ہونا	9
لالچ کے باعث ہر ایک کی طرف داری کرنا	تھالی کا بینگن	10
جس کا اثر بہت جلد ہو	تیر نشانے پر بیٹھنا	11
چپ نہ رہنا	تالو سے زبان نہ لگنا	12
بہت زیادہ بھیڑ بھاڑ ہونا	ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر	13
مشکل کام	ٹیڑھی کھیر	14
بھاگ جانا	نو دو گیارہ ہونا	15
جان جوکھم میں ڈالنا	جان کی بازی لگانا	16
کسی کام سے جی چرانا	جان بچا کر بھاگ جانا	17
سج دھج کر اپنے آپ کو ظاہر کرنا	جلوے دکھانا	18
شہرت پانا	طوطی بولنا	19
عزّت کرنا	آنکھیں بچھانا	20
بے شرم	چکنا گھڑا	21
حال چال پوچھنا	خبر لینا	22
بہت زیادہ غصّہ آنا	خون کھولنا	23
بُرا بھلا کہنا	دل کے پھپھولے پھوڑنا	24

25	دانت کھٹّے کرنا	بُری طرح ہرانا
26	دانتوں تلے اُنگلی دبانا	حیران رہ جانا
27	رنگ میں بھنگ ہونا	خوشی میں رُکاوٹ پیدا ہونا
28	زہر اُگلنا	بُرا بھلا کہنا
29	سٹّی پٹّی گُم ہونا	اوسان جاتے رہنا
30	سر دھننا	پچھتانا
31	سر اُٹھانا	سرکش ہونا عہا جز کرنا
32	شکنجہ کسنا	قابو میں کرنا
33	کوڑے برسانا	بہت تکلیف دینا
34	گز بھر کی زبان ہونا	زباں درازی کرنا
35	گل وگلزار ہونا	پھلنا پھولنا، خوشی دکھائی دینا
36	لوہا ماننا	کسی کی لیاقت ماننا
37	لال پیلا ہونا	غصّہ ہونا
38	مفت کی روٹی	بغیر محنت کے
39	ہوش اُڑنا	گھبرا جانا
40	مُنہ میں پانی آنا	لالچ کرنا، جی چاہنا

کہاوتیں

محاوروں کی طرح کہاوتیں بھی زبان کا سرمایہ ہوتی ہیں۔ ان کے ذریعے بڑے سے بڑے مطلب کو کم لفظوں میں ادا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

کہاوت کی تعریف : کہاوتیں ہماری زندگی کے تجربات کا نچوڑ ہیں جو الفاظ کے قالب میں ڈھل گئی ہیں کہاوتیں اپنے الفاظ کے ظاہری معنی سے مختلف معنی ادا کرتی ہیں۔ کہاوت کو ضرب الامثال بھی کہتے ہیں۔

کہاوتوں کے پس پردہ کوئی قصّہ، کہانی یا لطیفہ ہوتا ہے اس میں دلکشی اور نصیحت بھی ہوتی ہے۔ اس لیے زبان زد خاص وعام ہوجاتی ہے۔

ذیل میں چند مشہور ضرب الامثال دی جا رہی ہیں۔

1	ایک انار سو بیمار	چیز تھوڑی، خواہش مند زیادہ
2	الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	خود گناہ کرے دوسروں سے لڑنے جائے
3	جب تک سانس تب تک آس	اُمید مرتے دم تک رہتی ہے
4	چراغ تلے اندھیرا	غیروں کو فائدہ پہچانا، اپنوں کو محروم رکھنا
5	چھوٹا منہ بڑی بات	اپنی حیثیت سے بڑھ کر کام کرنا
6	سو سنار کی ایک لوہار کی	کمزور کی کوشش زبردست کے آگے بے فائدہ ہے
7	مان نہ مان میں تیرا مہمان	بلا وجہ کسی کے کام میں دخل دینا
8	یہ منہ اور مسور کی دال	یہ شخص اس کام کے قابل نہیں

محاوروں اور کہاوتوں کا فرق:

(1) محاورہ ایک مختصر جملہ ہوتا ہے جس کا استعمال جملوں میں کیا جاتا ہے۔ ضرب الامثال یا کہاوتیں ایک پورا جملہ ہوتی ہیں جس کا استعمال کسی بات کی تائید میں کیا جاتا ہے۔

(2) محاوروں کا استعمال زبان میں جذبات کے اظہار کے لیے کیا جاتا ہے جب کہ کہاوتوں کا اثر پڑھنے والے پر ہمیشہ کے لیے ہو جاتا ہے۔ کہاوتیں تہذیب کے دائرے میں اور عام بولے جانے والے الفاظ میں ہوتی ہیں۔

(3) محاورے عموماً چھوٹے ہوتے ہیں اور کہاوتیں یا ضرب الامثال بڑی ہوتی ہیں۔

(4) محاوروں کا استعمال زبان میں کرشمائی مظاہرہ کے لیے ہوتا ہے جب کہ کہاوتیں اس میں ٹھہراؤ لاتی ہیں۔

رموز واقاف Punctuation

زندگی اور تعلیم میں زبان کی بہت اہمیت ہے۔ زبان ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنے خیالات ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں اور رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ زبان کے ذریعہ انسان کے عقل کی تربیت ہوتی ہے۔ انسان زبان کے ذریعے سے ہی تہذیب یافتہ بنتا ہے غرض کہ ہر قسم کی نشوونما میں زبان کا بڑا دخل ہے۔

* اوقاف کسے کہتے ہیں؟ ان کی تعریف کیجئے اور مثالیں دیجئے؟

جواب: معنی ومفہوم کے اعتبار سے جملوں میں کہیں رکنے، کہیں رُک رُک کر پڑھنے اور ایک خیال کے بعد دوسرے خیال کے

آغاز کے لیے مناسب وقفوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس سے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ ان اوقاف کو مختلف علامتوں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔

عبارت میں مناسب اوقاف استعمال کریں تو نہایت پیچیدہ مضمون بھی آسانی سے پڑھا اور سمجھا جاسکتا ہے۔ اس لیے لکھنے میں اوقاف کا استعمال ضروری ہی نہیں لازمی بھی ہے۔

اردو میں استعمال ہونے والے ضروری اوقاف کی علامتیں حسب ذیل ہیں۔ ان میں وقفے کی علامت، اس کا اردو نام اور انگریزی نام بھی دیا گیا ہے۔

وقفے کی علامت	اردو نام	انگریزی نام
،	سکتہ	Comma
	وقفہ	Semi colon
:	رابطہ	Colon
۔	ختمہ / خطِ فاصل	Full Stop
؟	سوالیہ	Note of Interrogation
!	فجائیہ/ندائیہ	Note of Exclamation
( )	قوسین	Brackets
‘‘ ’’	واوین	Inverted Commas

(1) **سکتہ** (،) (Comma): یہ سب سے چھوٹا وقفہ ہے جسے انگریزی میں 'کاما' کہتے ہیں۔ اردو میں زیادہ تر 'سکتہ' کے لیے 'کاما' لفظ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ سکتے کو حسب ذیل موقعوں پر استعمال کرنا چاہیے۔

(الف) جب دو یا دو سے زیادہ الفاظ ایک مفہوم میں شامل ہوں اور مسلسل آئیں تو ان کے درمیان 'کاما' ہوتا ہے اور آخری لفظ سے پہلے 'و' اور' استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے:

یہ کتاب مفید، دلچسپ اور آسان ہے۔

قلی قطب شاہ بہت عقل مند، وسیع النظر، ہمدرد اور مدبر بادشاہ تھے۔

(ب) ایک سے زیادہ اسم یا ایک سے زیادہ صفات مسلسل آئیں تو ان کے درمیان سکتہ استعمال کیا جاتا ہے۔

بھائیو، بہنو اور عزیز دوستو!

جنابِ صدر، خواتین و حضرات

(ج) مختلف ٹکڑوں کے بیچ میں جیسے:

صبح ہو کہ شام، دن ہو کہ رات، خدا کو یاد کرنا چاہیے۔

سونا ہو کہ چاندی، تانبا ہو کہ لوہا، کوئلہ ہو کہ پتّھر، سب زمین ہی سے نکلتے ہیں۔

(د) اسم یا فعل کی تشریح کے لیے درمیان میں کوئی فقرہ لایا جائے تو اس سے قبل یا بعد 'کاما' لگایا جاتا ہے۔

اصغر، احمد کا بیٹا ہے۔

احمد چونکہ بیمار ہے، آج مدرسہ نہیں گیا۔

(2) **وقفہ** (؛)(Semi Colon): وقفہ چھوٹے ٹھہراؤ کو ظاہر کرنے کے لیے اِستعمال کیا جاتا ہے۔

(الف) جملے کے لمبے لمبے اجزا کو ایک دوسرے سے الگ کرنے کے لیے وقفہ استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

ہندوستانیوں میں شعور پیدا ہوا ؛ انہوں نے غلامی کی ذلت کو محسوس کیا؛ آزادی کے لیے جدوجہد شروع کی؛ لگاتار کوششوں کے بعد کامیابی نے ان کے قدم چومے۔

(ب) جہاں جملوں کے مختلف اجزاء پر تاکید کی ضرورت ہو۔ جیسے:

جو کرے گا؛ سو پائے گا، جو بوئے گا؛ سو کاٹے گا۔

(ج) وقفہ ایسی حالت میں استعمال کیا جائے جہاں ایسے دو حصّوں کو الگ کرنا پڑے جن میں سکتے موجود ہوں۔

آندھرا پردیش، کرناٹک اور تامل ناڈو جنوبی ہند کی؛ اتر پردیش، پنجاب اور کشمیر شمالی ہند کی ریاستیں ہیں۔

(3) **رابطہ** (:)(Colon): کسی کی بات نقل کی جائے، کسی اقتباس کو لکھا جائے، نظم، نثر یا کسی نکتے کی تشریح کی جائے، کسی کا شعر یا مصرع نقل کیا جائے، الفاظ کے معنی لکھے جائیں تو رابطہ کی علامت (:) استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

کسی نے کیا خوب کہا: گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔

میؔر کا یہ شعر:

فقیرانہ آئے صدا کر چلے

میاں خوش رہو ہم دُعا کر چلے

حباب: پانی کا بلبلہ

(4) **ختمہ** (۔) (Full Stop): ہر جملے کے آخر میں یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

میں کالج گیا تھا۔

مخففات (Abbreviations) میں ہر حرف کے بعد یہ علامت استعمال کی جاتی ہے اور ایک سے زیادہ مخففات ہوں تو ہر مخفف کے بعد 'سکتہ' استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے:

بی۔اے، ایم۔اے، پی ایچ۔ڈی

(5) **واوین** (''‘‘) (Inverted Commas): کسی کا قول اسی کے الفاظ میں نقل کیا جائے یا ایک مضمون میں کسی دوسرے مضمون کا اقتباس دیا جائے تو اس کے اوّل و آخر میں یہ علامت لگائی جاتی ہے۔ جیسے: اس نے کہا۔ ''میرے ساتھ مت آؤ''۔

کسی خاص لفظ یا الفاظ کو خاص طرح استعمال اور پڑھنے والے کی توجہ اس طرف مبذول کرانا ہے تو اس لفظ یا الفاظ کو واوین میں لکھا جاتا ہے۔ کبھی بعض اصطلاحوں کو واوین میں لکھا جاتا ہے۔

(6) **سوالیہ** (؟) (Question Mark): کسی جملے میں اگر کوئی سوال کیا گیا ہو تو اس جملے کے آخر میں یہ علامت استعمال کی جاتی ہے۔ جیسے:

وہ کون تھا؟ یہ کیا ہے؟

سوال کرنے کے لیے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کئے جاتے ہیں۔

کون، کیا، کس، کہاں، کیسے، کیوں وغیرہ۔

بعض جملے ایسے بھی ہوتے ہیں جن میں یہ الفاظ سوال کے طور پر نہیں آتے۔ مثلاً یہ جملہ: مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں گیا ہے۔

گو اس جملے میں لفظ 'کہاں' استعمال ہوا ہے لیکن یہ جملہ سوالیہ نہیں ہے۔ اس لئے یہاں سوالیہ نشان کی ضرورت نہیں۔ جملے میں سوال کے ہونے پر ہی سوالیہ نشان ڈالنا چاہئے۔

جیسے:

کمپیوٹر کسے کہتے ہیں؟ ذرائع ابلاغ میں کمپیوٹر کی کیا اہمیت ہے؟

(7) **فجائیہ** (!) (Note of Exclamation): یہ علامت ان الفاظ یا جملوں کے بعد لگائی جاتی ہے جن میں کوئی جذبہ ظاہر ہوتا ہے۔ جیسے خوشی، غصّہ، حقارت، تعجب، خوف وغیرہ۔

واہ! کیا بات ہے۔

بس! صاحب بس!

افسوس! صد افسوس!

(8) **قوسین** ( ) (Brackets): یہ علامت جملہ معترضہ کے پہلے اور آخر میں لگائی جاتی ہے۔ جیسے قوسین کا استعمال کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ان کے بے جا استعمال سے عبارت بے ربط نہ ہو جائے۔ جملے میں کسی لفظ کی وضاحت مختصر طور پر کرنی ہو تو اسے قوسین میں لکھ دیا جاتا ہے۔

محمود حیدر آباد (سندھ) کا رہنے والا ہے۔

گرامر مڈل درجات

زندگی اور تعلیم میں زبان کی بہت اہمیت ہے۔ زبان ایک ایسا وسیلہ ہے جس کے ذریعے ہم اپنے خیالات ایک دوسرے کو پہنچاتے ہیں اور رابطہ قائم رکھتے ہیں۔ دوسروں کو اپنے دُکھ درد بتاتے ہیں۔ اپنے دل کا حال سناتے ہیں۔ زبان کے ذریعے انسان کے شعور کی تربیت ہوتی ہے۔ انسان زبان کے ذریعے سے ہی مہذب بنتا ہے غرض کہ ہر قسم کی نشوونما میں زبان کا بڑا دخل ہے۔

زبان سیکھنا ایک اکتسابی عمل ہے اور یہ ہر وقت ترقّی پاتا رہتا ہے۔ سماج کے بغیر زبان سیکھنے کا تصور ناممکن اور دوسرے مضامین کی تعلیم نامکمل رہ جائے گی۔ اسکول کے تمام مشاغل میں خواہ وہ نصابی ہوں یا غیر نصابی، یہ تمام مشاغل زبان کے ذریعے سے ہی مکمل ہوتے ہیں۔ لہذا زبان کی تعلیم ایک بچّے کے زندگی کی لازمی شرط ہے۔

معیار کے حساب سے قواعد کی تدریس زبان سیکھنے میں معاون ہوتی ہے۔ اسکول میں قواعد پڑھانے کے لیے درج ذیل دلائل پیش کئے جا رہے ہیں۔

- قواعد کی مدد سے زبان سیکھنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔
- مضمون نویسی میں قواعد کی تعلیم معاون ہوتی ہے۔ لکھنے اور بولنے میں جملوں کی درستگی پیدا ہوتی ہے۔
- قواعد کی مدد سے تعلیم کی مہارت بڑھانے میں مدد ملتی ہے۔

- قواعد کی مدد سے بچّے کے ذہن کی تربیت ہوتی ہے۔فکر، تخیل، زبان دانی جیسی قوتیں نشو و نما پاتی ہیں۔
- قواعد کی مدد سے ادبی پسندیدگی میں مدد ملتی ہے۔
- قواعد کے بغیر ادب اور زبان کی تعلیم ممکن نہیں ہے۔
- قواعد کی تعلیم میں تین باتوں کا جاننا ضروری ہے۔

(1) علم ہجّا (2) صرف (3) نحو

1- سادہ آواز اور ان کو تحریری شکل دینا 'صرف' کہلاتا ہے۔'ہجّا' میں حرف کی آواز اور ان کی حرکات وسکنات سے واقفیت دی جاتی ہے،حروف کے مجموعے کو ابجد کہتے ہیں۔حرکات وسکنات سے مطلب اعراب سے ہے۔

2- علم صرف:علم صرف ان الفاظ سے مراد ہے جو گفتگو میں آتے ہیں اور پھر ان کو تحریری شکل دی جاتی ہے۔ ہر لفظ کے کچھ نہ کچھ معنی ہوتے ہیں۔ جو جملے میں استعمال کئے جاتے ہیں۔قواعد میں بامعنی جملوں سے مراد لی جاتی ہے۔ اسے الفاظ دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مستقل اور دوسرے غیر مستقل۔ مستقل الفاظ میں اسم صفت ، ضمیر ، فعل ، صفت وغیرہ آجاتے ہیں اور غیر مستقل میں ربط ، عطف ، تخصص اور فجائیہ آتے ہیں اور ان کی تمام اقسام شامل ہیں۔

3- نحو: یہ دو حصّوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ پہلا: کلام کے اجزاء اور ان کے عملی تغیرات۔ دوسرا: جملوں کی ساخت۔ پہلے کا نام نحو تفصیلی اور دوسرے کا نام نحو ترکیبی ہے۔

1- نحو تفصیلی میں جنس اور اقسام ،صفت اور اقسام فعل اور اقسام ، ماضی اور اقسام ،حروف اور اقسام ،تکرار الفاظ ،تقطیع ، عروض وغیرہ۔

2- نحو ترکیبی میں مفرد جملے اور اجزاء اور اقسام ،مرکّب جملے ،رموز اوقاف ،علامتوں کا اِستعمال وغیرہ۔